ویدکی حقیقت

لیکچر مولوی عبدالحق صاحب متعلم اشاعت اسلام کالج جو سالانہ جلسہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام پر ۲۶ دسمبر ۱۹۱۵ء کو ہوا

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

الغرض وید کے مسائل کثرت سے مختلف فیہ ہیں اور کوئی بات شک وشبہ سے خالی نہیں۔ بطور نمونہ میں نے چند ابتدائی باتوں کا ذکر کردیا ہے ان اختلافات پر جو پردہ ڈالنے کی کوششیں کی گئی ہیں ان میں سے ایک طرز تفسیر ہے۔ چنانچہ سوامی دیانندجی مہاراج نے جہاں اور بہت سے احسان وید مقدس پر کئے ہیں ان میں ایک ان کا وید بھاش بھی ہے۔ انھوں نے وید منتروں سے فلسفہ۔ سائنس۔ لاجک۔ صنعت وحرفت جدیدہ ٹیلیگرافی وغیرہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ایسی عجیب وغریب طرز سے ویدوں کی تفسیر کرتے ہیں کہ خود ایشور جی مہاراج کو بھی وہ معانی نہ سوجھے ہونگے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان معروف شئے سے غیر معروف شئے کو بآسانی سمجھ لیتا ہے۔ میں ان کے وید بھاش کی طرز پر ایک پنجابی مصرعہ کی تفسیر کرکے دکھاتا ہوں۔ مصرعہ ہے۔ ”دکت چرخہ شام سنا دیں گی“ ہے ”دیوالو اس منتر میں وید بھگوان آگیا دیتے ہیں کہ جس کو دولت حاصل کرنے کی خواہش ہو دکت سنسکرت لفظ کرت ہے جس کے معنی بنانے۔ تیار کرنے کے ہیں۔ یعنی ایک عظیم الشان ورکشاپ بنانا چاہئے۔ جس میں بڑے بڑے پدارتھ ودیا۔ یعنی علم طبعیات اور سائنس کے جاننے والے میکینکل انجنیر وغیرہ اپنی خواہش کو پیدا کرنے کے لئے لکڑی۔ لوہا تانبا جست پیتل وغیرہ اشیا سے (چرخہ) ایک عظیم الشان سپننگ مل جس میں ایک بہت بڑے قطر کا فلائی وہیل۔ جس پر بہت مضبوط چرمی پٹے چڑھے ہوئے ہوں اور وہ ایک نکلے یعنی شافٹوں کو پلیوں کے ذریعے چلاتے ہوں۔ ان سب باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چرخے کا فلائی وہیل بہت بڑا ہونا چاہئے اور فلائی وہیل سے اگلی پلیاں چھوٹی ہونی چاہئیں۔ تاکہ ریوولیوشن زیادہ ہوں اور کام جلدی نکلے پٹے مضبوط ہونے چاہئیں۔ ان سب باتوں کے بیان سے پرماتما یہ گیان دینا چاہتے ہیں کہ تم میکینکل انجنیرنگ سیکھو اور جو سوت اس سپننگ مل سے طیار ہوا سے دوسرے بڑے بڑے براعظموں (شام) وغیرہ ملکوں (سنا دیں گی) وادی سنا وغیرہ میں اور انگریزی ملکوں میں ہوائی جہازوں۔ موٹر گاڑیوں اور ریل کے ذریعہ پہنچانا چاہئے اور جہاز پانی کے اثر سے محفوظ ہونے چاہئیں۔ اس طرح سے اپنے ملک کی ترقی کرنی چاہئے۔“

اب میں سوامی دیانندجی کا اصل وید بھاش ایک منتر کے متعلق پیش کرتا ہوں۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۲۸ - علم تار برقی کے اصول۔ اس منتر کا لفظی ترجمہ تو صرف اس قدر ہے۔ ”اسے اشونی تم دونوں نے پیدو کے لئے قبول کئے جانے لائق بہادروں سے جنگ میں ناقابل فتح چمکنے والے کام کرنے والے اندر کی مانند سفید گھوڑے کو دے دیا ہے“ اب سوامی جی کی تفسیر ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:-

”اے انسانو۔ اشون یعنی معدنیات اپنی اور حرارت سے بہت سے نالوں کے کام آنے والی نہایت اعلیٰ صفات سے پر اور آگ کی خاصیت والی صاف دھاتوں سے پیدا ہونے والی بجلی کا شرارہ بار بار پیدا کرنی چاہئے۔ اور اس کو محکمہ جنگی کے کاروبار میں (الخ)۔

بدقسمتی سے یہاں ایک لفظ ترو تارم آگیا تھا اب سوامی جی نے دنیا جہان کی آنکھوں میں پٹی ڈالنے کے لئے ترو کو اڑا دیا اور تارم کو اردو لفظ تار کا مفعول بنادیا۔ یعنی تار نامی بیٹری یا کل کو بناؤ

یجروید کے سترھویں ادھیائے کا نواں منتر ہے۔

”اس کے چار سینگ ہیں۔ تین پاؤں ہیں۔ دو سر ہیں۔ سات ہاتھ ہیں۔ اور تین طرح پر بندھا ہوا وہ بیل چلاتا ہے۔ بڑا بولتا مرنیوالوں میں آ داخل ہو۔“

کوئی اس شرتی سے علم جغرافیہ کی تعلیم نکالتا ہے یعنی چار سینگوں سے مراد فزیکل۔ اسٹرانومیکل جغرافیہ اور پولیٹیکل جغرافیے ہیں۔ خشکی اور تری اس کے دو سر ہیں۔ تین سمندر اس کے پیر ہیں۔ بحر پیسیفک اٹلانٹک۔ اور انڈین ہی۔

غرض ایسے ایسے مبہم منتروں سے عجیب عجیب علوم نکالے جاتے ہیں اور یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وید میں سب علوم ہیں۔ صرف انہی منتروں سے بائیبلت کے علوم نکلتے ہوئے مختلف تفاسیر وید میں پڑھے ہیں

جوگ بششٹ میں بششٹ رشی جیسے مہان رشی فرماتے ہیں کہ وید اپنی اصلی صورت میں موجود نہیں رہے۔ سوامی دیانندجی مہاراج منو سمرتی اور دیگر مقدس تصنیفوں کو صرف مطلب کے مطابق ہی

پس کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ویدوں میں کیوں تحریف نہ ہوئی ہو۔ پروفیسر ولسن صاحب اپنے دیباچہ میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ وید بتدریج اس ضخامت کو پہنچا ہے۔ اس زمانہ کے نہایت متبرک انسان نے جو ویدوں کے متعلق رائے دی ہے وہ یہ ہے کہ

وید پڑھنت برہما موے چاروں وید کہانی
سنت کی مہما وید نہ جانے برہم گیانی آپ ہمیشہ

ایک دو حوالے تعلیم کے متعلق پیش کرتا ہوں تاکہ اندازہ ہوسکے کہ کیا یہ کلام موجودہ صورت میں الہامی کہلا سکتی ہے۔

رگوید منڈل ۱۰ سوکت دس کا منتر ہے

اینہ اچھسو سوبھگے پتم ست

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اے بہن تو مجھ سے سوا دوسرے پتی کی خواہش کر۔

اس منتر میں سوبھگے شبد قابل غور ہے۔ یعنی ایک شخص جب اولاد پیدا نہ کرسکے یا لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں تو وہ اپنی بیوی کو یہ کہے۔ اے بہن تو مجھ سے سوا دوسرے پتی کی خواہش کر۔

واضح رہے کہ یہ یم۔ یمی کے مشہور سوکت کا ایک ٹکڑا ہے جس سے سوامی دیانندجی مہاراج نے نیوگ ثابت کیا ہے

نمہ شوبھیہ۔ سلام کتوں کو۔ شوپتی بھیچ دو نمو کتوں کے پالنے والوں کو سلام نمو بھوائی چہ ڈرانے والوں کو سلام نمو دراے چہ نمہ رولانے والوں کو سلام۔ یجروید ادھیائے سولھواں منتر ۲۸ -

اسلام اور تمدن کے اصول۔

(۱) انسان کو کل کائنات پر شرف حاصل ہے اس لئے اس کو خدا کے سوا کسی کے آگے سر جھکانے کی ضرورت نہیں۔ فرمایا۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددنٰہ اسفل سافلین -

ہم نے انسانوں کو اعلیٰ پایہ پر بنایا ہے۔ مگر یہ شرک اور بت پرستی میں غرق ہوکر خود ذلیل اور خوار ہو اسفل السافلین میں گر جاتا ہے۔

برخلاف اس کے وید شروع ہوتا ہے ان الفاظ سے

شری گنیش آینمہ[1] گنیش دیوتا کو سلام۔ گنیش

[1] یہ منتر عموماً تمام ویدوں کے ہر ایک اشلوک کے شروع میں آتا ہے۔ دیکھو رگوید مطبوعہ بمبئی نیز دیکھو سام وید مطبوعہ دگمبریہ پریس کاشی صفحہ ۱۵ جہاں سے اتر منتا شروع ہوتا ہے۔ مہاشہ چرنجی لعل دونوں حوالوں کی تصدیق کرکے

دیوتا وہی ہے جس کی نصف صورت ہاتھی کی اور نصف مرد کی ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ یہاں گنیش سے مراد ایشور ہے تو دوسری جگہ آتا ہے نمہ شوبھیہ کتوں کو سلام یہ اچھی تعلیم ہے کہ ایشور کو بھی وہی نمہ یعنی سلام اور کتوں کو بھی نمہ

(۲) انسانوں میں مساوات قرآن کریم فرماتا ہے

یاایہا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثیٰ وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا۔

اے انسان ہم نے تمھیں ازواج پیدا کیا ہے اور تم میں قبیلے اور گروہ بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان سکو۔ سب سے بڑھ کر مساوات نماز سے ظاہر ہوتی ہے۔ فرمایا ذات پات کے جھگڑے اسلام میں نہیں ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم بزرگ وہ ہے جو اعلیٰ متقی ہو۔

برخلاف اس کے منوسمرتی ملاحظہ ہو۔ طاقت ور شودر کو بھی روپیہ جمع نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ شودر دولت پاکر برہمن وغیرہ کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ اپنے کھانے سے بچا کھانا اور پرانے کپڑے اور غلہ کا چھٹن اور پرانے برتن شودروں کو دینے چاہئیں۔

یجروید منتر ۱۱- ادھیائے ۳۱۔

"برہمن ایشور کے منہ سے کھشتری بازو سے ویش ران سے اور شودر پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں"

سوامی دیانند جی لکھتے ہیں شودر کو منتر سنگھتا نہیں پڑھانی چاہیئے۔

سب سے زیادہ تمدن کو برباد کرنے والا مسئلہ رہبانیت ہے۔ اسلام کہتا ہے لا رہبانیۃ فی الاسلام۔ اسلام میں تجرد کی زندگی نہیں ویدک دھرم بھیک مانگنے اور تجرد کی تعلیم دیتا ہے۔

گناہ کی یہ تعریف یہ ہونی چاہیئے کہ جس کے ترک پر انسان قادر ہو اور وہ خلاف فطرت ہو مگر سوامی جی فرماتے ہیں کہ انسان جس قدر سانس دن میں لیتا ہے اس سے چونکہ جانور مرتے ہیں لہذا یہ گناہ بھی انسان کی گردن پر ہے۔

منوجی نے اوکھلی اور موسل کے گناہ بھی لکھے ہیں۔ منوسمرتی میں ہے۔ ادھیائے ۲ شلوک ۱۸۱ منوسمرتی۔ "اگر خواب میں بھی بلا خواہش منی گر جاوے تو غسل کرکے سورج کی پوجا کرے۔ پانی کا گھڑا۔ پھول۔ گوبر۔ مٹی۔ کس۔ ان سب کو ضرورت کے مطابق لاوے۔ اور پھر بھیک مانگ کر بھوجن کرے۔

غرض اس قسم کی خلاف تہذیب تعلیم سے وید اور سمرتیاں بھری پڑی ہیں۔ ایسی مہذب مجلس میں میں بیان کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتا۔

والسلام